(کنز المدارس بورڈ کے نصاب میں شامل)

درجہ سادسہ (عالیہ دوم) کے نصاب میں شامل
ہدایہ شریف سے ماخوذ

اختلافی مسائل
کتاب البیوع

بفیضانِ نظر؛ استاذ العلماء سید خادم حسین شاہ مدنی
کاوش؛ نیاز رضا عطاری
جامعۃ المدینہ فیضانِ احمد رضا (نارتھ کراچی)

صاحب ہدایہ کا مختصر تعارف

نام و کنیت :- ابو الحسن برہان الدین علی بن ابو بکر مرغینانی ، آپ کا نسب حضرت ابو بکر صدیق جو کہ خلیفہ اول تھے ان سے جاملتا ہے ۔اس اعتبار سے آپ صدیقی بھی ہیں ۔

ولادت باسعادت :- آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 511ھ مَرغِینان (نزد فرغانہ) ازبکستان میں ہوئی ۔

حصول علم :- آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وقت کے مشہور علماء کرام سے علم فقہ حاصل کیا ہے، جن میں سے مفتی الثقلین نجم الدین ابو حفص عمر نسفی، صدر الشہید حسام الدین عمر بن عبدالعزیز ، ضیاءالدین محمد بن حسین وغیرہ شامل ہیں ۔

فقہ حنفی میں آپ کا مقام و مرتبہ :- فقہ حنفی میں فقہاء کے جو مراتب ہیں ان میں صاحب ہدایہ علامہ مرغینانی مجتہد فی المذہب ہیں،امام رافعی ، شہاب الدین مرجانی اور مولانا عبدالحی لکھنوی نے اس کو تسلیم کیا ہے۔

تصانیف :- 1 : کتاب الجموع النوازل 2 : کتاب في الفرائض 3 : بدایۃ المبتدی 4 : کفایۃ المنتھی 5 : کتاب التجنیس والمزید 6 : مناسک الحج 7 : کتاب نشر المذہب ۔

وفات :- آپ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات 14 ذی الحجہ (593ھ) میں سمر قند کے شہر میں ہوئی ۔

1 :- اختلافی مسئلہ ایجاب و قبول کے بعد خیارِ مجلس ثابت ہو گا یا نہیں۔

عند الشوافع : بائع اور مشتری میں ہر ایک کو ایجاب و قبول کے بعد خیار مجلس حاصل ہو گا۔
دلیل : حدیث پاک میں ھے : المتبایعان مالم یتفرقا۔
عند الاحناف : ایجاب و قبول کے بعد بائع اور مشتری کو خیار مجلس حاصل نہیں ہو گا سوائے دو صورتوں میں :۔ 1) مبیع میں عیب نکل آئے 2) یا مبیع کو دیکھا نہ ہو۔
دلیل : خیار دینے میں فسخ ممکن ہو گا اور فسخ کرنے میں غیر کا حق باطل کرنا ھے لھٰذا خیار حاصل نہ ہو گا اور حدیث پاک کا مطلب جب تک وہ حالت عقد میں ہوں تو انکو خیار ہو گا عقد کے ختم ہونے کے بعد خیار نہ ہو گا۔

2 :- اختلافی مسئلہ : گندم کے ڈھیر کی درھم کے عوض میں بیع کرنا جائز ہے یا نہیں۔

عند ابی حنیفۃ : اگر کوئی شخص گندم کو فروخت کرے یوں کہ ہر قفیز ایک درھم کے عوض میں تو بیع صرف ایک قفیز میں جائز ھے اور بقیہ تمام میں ناجائز ہے مگر تمام قفیز بیان کردے تو سب میں جائز ہے۔
دلیل : بیع کو کل کی طرف پھیرنا متعذر ھے اس لیے کہ مبیع اور ثمن مجھول ہیں لھذا اس کو اقل کی طرف پھیر دیا کیونکہ ایک کا معلوم ہونا قطعی ھے۔
عند الصاحبین : دونوں صورتیں جائز ھے خواہ تمام قفیز بیان کریں یا نہ کریں۔
دلیل : اس مسئلے میں مبیع اور ثمن میں ایسی جھالت ہے کہ جسکا ازالہ بائع اور مشتری کے ہاتھ میں ہے اور جہاں اس طرح کی جھالت ہو وہ جھالت عقد کو درست ہونے سے منع نہیں کرتی۔

3 :- اختلافی مسئلہ : بکریوں کے ریوڑ میں بکریوں کو درھم کے عوض بیع کرنا۔

عند الصاحبین : اگر کسی شخص نے بکریوں کے ریوڑ میں سے بکریوں کی یوں بیع کی کہ ہر بکری ایک درھم کے عوض میں تو بیع بہر صورت جائز ھے۔ خواہ تمام کو بیان کرے یا نہ کرے ۔
دلیل : یہاں ایسی جہالت نہیں جو عقد کو درست ہونے سے روکتی ہو۔
عند امام اعظم : بیع صرف ایک بکری میں بیع جائز ہوگی۔
دلیل : اس بیع کو کل کی طرف پھیرنا متعذر تھا لھذا اقل یعنی ایک کی طرف پھیر دیا جو کہ معلوم ھے۔

4 :- اختلافی مسئلہ : کھیتی والی زمین کو کھیتی کے بغیر فروخت کردیا تو کھیتی کاٹنے کا حکم ہوگا یا نھیں۔

عند الشوافع : کھیتی کے بغیر زمین فروخت کرنے پر بائع کو کھیتی کاٹنے اور پھلوں کو توڑنے کا حکم نہیں دیا جائے گا جب تک تیار نہ ہوجائیں ۔
دلیل : مبیع سپرد کرنے میں عادت کا اعتبار ہوتا ھے اور عادت میں یہ ہے کہ کھیتی اور پھلوں کو تیار ہونے تک نہ توڑا جائے۔
عند الاحناف : بائع کو حکم ہوگا کہ زمین کو خالی کردے ۔
دلیل : کیونکہ اگر بائع زمین خالی نہ کرے تو مشتری کی ملک میں مشغولیت ہوگی اور غیر کی ملک میں مشغولیت درست نہیں لھذا اسے حکم ہوگا کہ وہ خالی کردے ۔

5 :- اختلافی مسئلہ: گندم کی بیع اسکی بالیوں میں کرنا جائز ہے یا نہیں ۔

عند الشوافع : لوبیاں، اخروٹ، بادام انکی بیع انکے چھلکوں میں جائز نہیں اسی طرح ایک قول کے مطابق گندم کی بیع بھی بالیوں میں جائز نہیں۔

دلیل : اس مسئلے میں معقود علیہ یعنی جس پر بیع ہورہی ہے وہ مستور یعنی پوشیدہ ہے اور اس میں کوئی منفعت بھی نہیں ھے ۔

عند الاحناف : ان تمام ذکر کردہ چیزوں کی بیع انکے چھلکے میں جائز ھے۔

دلیل : اس پر حدیث پاک موجود ہے : نھی عن بیع النخل حتی یزھی ..الخ

اور اس وجہ سے کہ یہ ایسے دانے ہیں جن سے نفع اٹھایا جاسکتا ھے لھذا انکی بیع بھی جائز ہوگی۔

6 :- اختلافی مسئلہ : خیار شرط کی مدت کتنی ہوسکتی ھے۔

عند الصاحبین : عاقدین جتنی مدت مقرر کریں اتنی مدت ہوگی ۔

نقلی دلیل: حدیث پاک : حضور پاک نے خیار کو 2 ماہ تک جائز قرار دیا۔

عقلی دلیل : خیار حاجت کے لیے مشروع ہوا ہے اور حاجت تین سے زیادہ بھی ہوسکتی ہے۔

عند امام اعظم، زفر، شافعی : خیار شرط تین دن سے زائد نہیں ہوسکتا۔

دلیل : خیار شرط عقد کے تقاضے کے خلاف ھے لیکن اسے خلاف قیاس جائز کیا ھے لھٰذا حدیث پاک میں تین دن خیار بیان کیا گیا ھے اسے اسی پر محمول کریں گے ۔

7:- اختلافی مسئلہ : جس صورت میں خیار مشتری کا ہو تو مبیع کس کی ملک میں جائے گی۔

عند الصاحبین : خیار مشتری کی صورت میں مبیع مشتری کی ملک میں داخل ہو گی۔
دلیل: کیونکہ مبیع جب بائع کی ملک سے نکل گئ تو اب اگر اسے مشتری کی ملک میں داخل نہ کریں تو یہ لا الی مالک کی طرف چلی گئ ۔
عند امام اعظم : خیار مشتری کی صورت میں مبیع مشتری کی ملک میں داخل نہ ہو گی۔
دلیل : اگر مشتری مبیع کا مالک ہو جاوے تو عوض اور معوّض کا ایک ہی ذات میں ہونا لازم آئے ہو گا حالانکہ شریعت میں اسکی کوئی اصل نہیں۔

8:- اختلافی مسئلہ : من لہ الخیار کا اپنے ساتھی کی موجودگی کے بغیر بیع کو فسخ کرنا۔

عند ابی یوسف و الشافعی : اگر من لہ الخیار یعنی جس کے لیے خیار شرط ہے اگر اس نے اپنے ساتھی کی غیر موجودگی میں بیع کو فسخ کیا تو جائز ہے۔
دلیل : جس کے لیے خیار ہوتا ہے وہ ہر طرح تصرف کر سکتا ھے لھٰذا فسخ کے لیے موجود ہونا ضروری نہیں جس طرح کے اجازت کے لیے ضروری نہیں ۔
عند امام اعظم : ساتھی کی موجودگی کے بغیر فسخ کرنا جائز نہیں ۔
دلیل : فسخ کرنے میں غیر کے حق میں تصرف کرنا ھے اور وہ عقد کو ختم کرنا ھے اور ختم کرنا نقصان و ضرر سے خالی نہیں لھذا ساتھی کی موجودگی کے بغیر فسخ کرنا درست نہیں۔
نوٹ: اس مسئلے میں موجود سے مراد علم یعنی معلوم ہونا ھے۔

9 :- اختلافی مسئلہ : جس کے لیے خیار شرط تھا وہ فوت ہوگیا اب خیار شرط میں وراثت جاری ہوگی یا نہیں۔

عند الشوافع : خیار شرط ورثاء کی طرف منتقل ہوگا۔
دلیل : خیار شرط ایسا حق کہ لازم ھے جو بیع میں ثابت ھے لھٰذا اس میں وراثت جاری ہوگی۔
عند امام اعظم : خیار شرط ورثاء کی طرف منتقل نہیں ہوگا۔
دلیل : خیار نام ھے ارادے اور مشیئت کا جبکہ میراث ان چیزوں میں جاری ہوتی ہے جو از قبیل انتقالات ہوں۔

10 :- بائع اور مشتری کا اپنے علاوہ کے لیے خیار کی شرط رکھنا۔

عند امام زفر : خیار کی شرط کسی غیر کے لیے رکھنا جائز نہیں۔
دلیل : خیار شرط عقد کے احکام اور لوازمات میں سے ھے لھٰذا جس طرح ثمن کی شرط درست نہیں اسی طرح خیار کی شرط غیر کے لیے درست نہیں۔
عند الاحناف : خیار کی شرط غیر کے لیے رکھنا جائز ہے۔
دلیل : خیار شرط عاقد کی جانب سے بطریق نیابت غیر عاقد کے لیے ثابت ہوتا ھے لھذا اقتضاءً خیار کو غیر عاقد کے لیے ثابت کیا جائے گا پھر اس غیر عاقد کو عاقد کا نائب بنایا جائے گا تاکہ اسکا تصرف کرنا درست ہوسکے۔

11 :- دو شخصوں نے خیار کی شرط کے ساتھ غلام خریدا پھر ان میں سے ایک راضی ہو گیا تو دوسرا شخص رد کر سکتا ھے یا نہیں۔

عند الصاحبین : اس صورت میں دوسرا شخص رد کر سکتا ہے ۔
دلیل : خیار ان دونوں کے لیے ثابت ہے لھذا اختیار بھی دونوں کو ہو گا کیونکہ خیار ساقط کرنے میں حق کو باطل کرنا ھے۔
عند امام اعظم : اس مسئلے میں دوسرا شخص رد نہیں کر سکتا۔
دلیل : اگر دوسرا شخص لوٹا دے تو مبیع میں شرکت کا عیب آجائے گا جبکہ مبیع شرکت کے عیب سے پاک تھی لہذا شرکت کے عیب کی وجہ سے اسے نہیں لوٹا سکتا۔

12 :- مبیع کو دیکھے بغیر خرید لیا تو دیکھنے پر خیار ملے گا یا نہیں۔

عند الشوافع : اس صورت میں خیار کیا ملے گا عقد ہی اصلا درست نہیں۔
دلیل : کیونکہ مبیع میں جھالت ھے۔
عند الاحناف : مبیع کو بغیر دیکھے خریدا تو دیکھنے پر خیار ملے گا چاہے تو اسے لے لے اور اگر چاہے تو رد کر دے۔
دلیل : حدیث پاک میں ہے : جس شخص نے بغیر دیکھے کوئی چیز خریدی تو اسے دیکھنے پر خیار ملے گا ۔
عقلی دلیل : خیار رؤیت میں جھالت کا ارتفاع رؤیت کے ساتھ ممکن ھے۔

13 :- خیار رؤیت میں وکیل اور رسول کا نظر کرنا خیار کو ساقط کرے گا یا نہیں۔

عند الصاحبین: خیار رؤیت میں وکیل اور رسول کا نظر کرنا مشتری کے خیار کو ساقط نہیں کرے گا اور مشتری کے لیے جائز ھے کہ جب وہ مبیع دیکھے تو لوٹا دے۔
دلیل: مشتری نے انہیں قبضہ کا مالک بنایا ہے نہ کہ خیار کو ساقط کرنے کا لھذا یہ اُس کے مالک نہیں ہوں گے جسکا انھیں مالک نہیں بنایا گیا۔
عند امام اعظم: وکیل نے نظر کی تو مشتری کا خیار ساقط ہوجائے گا اور رسول نے نظر کی تو خیار ساقط نہیں ہوگا۔
دلیل: قبضہ کی دو قسمیں ہیں 1) قبضہ تام 2) قبضہ ناقص
سودے کے تام ہونے کے لیے ان دونوں قسموں کے ہونا ضروری ہے لھذا جب مؤکل ان دونوں قسموں کا مالک ہوگا تو وکیل بھی لامحالہ ان دونوں قسموں کے ملک ہوگا تاکہ سودا تام ہوسکے۔ نوٹ: اس مسئلے میں وکالت بالقبض مراد ھے وکیل بالشراء مراد نہیں۔

14 :- کسی نے کافر غلام کو خریدا اور وہ مسلمان نکلا تو مشتری اسے لوٹا سکتا ہے یا نہیں۔

عند الشوافع: اگر کافر غلام مسلمان نکل آیا تو مشتری اسے لوٹا سکتا ہے۔
دلیل: کافر غلام کو ان چیزوں میں استعمال کیا جاتا ہے جس میں مسلمان غلام کو استعمال نہیں کیا جاتا لہذا یہاں شرط کا فوت ہونا عیب کی منزلت میں ہے لہذا لوٹانے کا حق ہوگا۔
عند امام اعظم: مشتری کو لوٹانے کا حق حاصل نہ ہوگا۔
دلیل: یہاں تو عیب زائل ہو رہا ہے کیونکہ کفر عیب تھا اور خریدنے پر مسلمان نکلا تو عیب ختم ہوگیا گویا کہ عیب دار چیز خریدی اور وہ سلامت نکلی۔

15 :- مشتری نے غلام قتل کر ڈالا پھر وہ عیب پر مطلع ہوا تو رجوع کرے گا یا نہیں ۔

عند ابی یوسف : مولی کو رجوع کا حق حاصل ہو گا ۔
دلیل : کیونکہ مولی کا اپنے غلام کو قتل کرنا ان کاموں میں سے ہے کہ جس کے ساتھ حکم دنیاوی تعلق نہیں رکھتا لہذا یہ ایسے ہوگیا جیسے کہ وہ طبعی موت مر گیا۔
عند امام اعظم : مولی کو حقِ رجوع حاصل نہ ہو گا ۔
دلیل: شریعت میں ہر قتل قابل ضمان یعنی تاوان والا ہوتا ہے ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ مولی سے تاوان لیا جائے لیکن تاوان اس کی ملکیت کی وجہ سے ساقط ہو گیا تو یہ ایسے ہوگیا جیسے کہ اپنی ملک سے عوض دیکر فائدہ اٹھانے والا ۔

16 :- مشتری نے کھانا خرید کر کھا لیا پھر وہ عیب پر مطلع ہوا تو رجوع کرے گا یا نہیں ۔

عند الصاحبین : مشتری نقصان کی مقدار کے مطابق رجوع کرے گا۔
دلیل : مشتری نے مبیع میں وہ کام کیا ہے جو اسے خریدنے کے ساتھ مقصود تھا اور اس کا یہ فعل بھی معتاد ہے یعنی عادت میں یہی ہوتا ہے لہذا رجوع کرے گا ۔
عند امام اعظم : مشتری رجوع نہیں کرے گا ۔
دلیل : اس مسئلے میں فعل مضمون کی وجہ سے لوٹانا متعذر ھے لھذا یہ مسئلہ قتل اور بیع کے مشابہ ہوگیا۔

17 :- اگر مشتری نے خراب انڈے ، خربوزے ، وغیرہ سے نفع اٹھایا تو بائع پر رجوع کرے گا یا نہیں ۔

عند الشوافع :- اگر مشتری نے خراب انڈے ، خربوزے ، وغیرہ سے نفع اٹھایا تو مکمل مبیع کے لیے رجوع کرے گا ۔
دلیل : اس مسئلے میں مبیع کو توڑنا اگرچہ عیب ہے لیکن اس عیب پر قدرت و تسلط بائع کی جانب سے حاصل ہے ۔
عند امام اعظم : بقدر نقصان رجوع کرے گا۔
دلیل : اس مسئلے میں نقصان دونوں کو ہوا ہے لہذا بقدر امکان ہی مشتری رجوع کرے گا ۔

18 :- بیع میں ہر عیب سے بری ہونے کی شرط درست ہے یا نہیں ۔

عند الشوافع : بیع میں ہر عیب سے بری ہونے کی شرط درست نہیں۔
دلیل : ابراء یعنی بری کرنے میں تملیک کا معنی ھے اور مجھول کی تملیک یعنی مجھول کا مالک بنانا درست نہیں۔
عند الاحناف : بیع میں ہر عیب سے بری ہونے کی شرط درست ہے۔
دلیل : جھالت فی الاسقاط مفضی الی النزاع نہیں ہوتی اگرچہ ضمن میں تملیک یعنی مالک بنانا پایا جائے۔

19 :- بیع برأت میں عیب حادث و موجود دونوں داخل ہوں گے یا فقط عیب موجود ۔

عند محمد و زفر: بیع برأت میں عیب حادث (نیا عیب) داخل نہیں ہوگا۔
دلیل : بیع برأت ثابت شدہ چیزوں کو شامل ہوتی ھے جبکہ عیب حادث برأت کے وقت معدوم ھے ۔
عند ابی یوسف : عیب موجود و عیب حادث دونوں داخل ہوگے ۔
دلیل : ابراء یعنی برأت سے مقصود عقد کو لازم کرنا ھے اور یہ دونوں کو شامل ہے ۔

20 :- ام ولد یا مدبر مشتری کے قبضے میں فوت ہوئے تو مشتری پر ضمان ہوگا یا نہیں -

عند الصاحبین : مشتری پر قیمت لازم ہوگی ۔
دلیل : مدبر اور ام ولد پر قبضہ جہت بیع سے ہوا ہے لھذا یہ مضمون (یعنی تاوان) والے ہوں گے جیسے کہ دیگر تمام اموال ۔
عند امام اعظم : مشتری پر کوئی تاوان نہیں ہوگا۔
دلیل : بیع کی حقیقت کو ایسے محل میں لاحق کیا جاتا ہے جو حقیقت کو قبول بھی کرے جبکہ مدبر اور ام ولد بیع کی حیقیت کو قبول نہیں کرتے لھذا یہ بیع مکاتب کی بیع کی طرح ہوگیا۔

21 :- درخت پر لگے پھلوں کو کٹے ہوئے پھلوں کے عوض اندازے سے بیع کرنا جائز ہے یا نہیں -

عند الشوافع :- درخت پر لگے پھلوں کو کٹے ہوئے پھلوں کے عوض اندازے سے بیع کرنا یہ اس صورت میں جائز ہے کہ جب یہ پانچ اوسق سے کم ہو ۔
دلیل : حضور پاک نے عرایا میں رخصت دی ہے اور عرایا یہ ہے کہ اندازاً پانچ اوسق سے کم میں پھلوں کی بیع کرنا-
عند الاحناف : بیع کسی صورت میں جائز نہیں ۔
دلیل: احتمال ربا یعنی سود کے احتمال کی وجہ سے۔
رہی بات عرایا کی تو عرایا لغت میں تحفے کو کہتے ہیں اور اسے بیع کا نام مجازاً دے دیا۔

22 :- شہد کی مکھیوں کی بیع جائز ہے یا نہیں۔

عند امام محمد و الشافعی : شہد کی مکھیوں بیع جائز ہے جبکہ یہ محفوظ و جمع شدہ ہوں -
دلیل : شہد کی مکھی ایسی حیوان ہے جس سے شرعاً اور حقیقۃً نفع اٹھایا جاتا ہے لہذا اس کی بیع بھی جائز ہوگی۔
عند الشیخین : شہد کی مکھیوں بیع جائز نہیں۔
دلیل : شہد کی مکھی حشرات الارض میں سے ہے لھذا جس طرح دیگر حشرات الارض کی بیع جائز نہیں اسی طرح اسکی بیع بھی جائز نہیں ۔

23 :- ریشم کے کیڑے کی بیع جائز ہے یا نہیں۔

عند ابی یوسف : ریشم کے کیڑے کی بیع ریشم کے تابع کرتے ہوئے جائز ہے ۔
دلیل : یہ حقیقت میں کیڑے کی بیع نہیں ۔
عند محمد : ہر صورت میں جائز ہے خواہ کیڑے کے تابع ہو یا نہ ہو۔
دلیل : شرعاً اس سے نفع اٹھانا جائز ہے ۔
عند امام اعظم : ریشم کے کیڑے کی بیع کسی صورت میں جائز نہیں۔
دلیل : ریشم کا کیڑا حشرات الارض میں سے ہے اور حشرات الارض کی بیع جائز نہیں ۔
نوٹ : ریشم کے کیڑے کے انڈوں کی بیع عند امام اعظم جائز نہیں جبکہ عند الصاحبین جائز ہے۔

24 :- عورت کے دودھ کی بیع جائز ہے یا نھیں۔

عند الشوافع : عورت کے دودھ کی بیع جائز ہے۔
دلیل : دودھ مشروب طاھر ہے لھذا اسکی بیع جائز ہوگی۔
عند الاحناف : عورت کے دودھ کی بیع جائز نہیں۔
دلیل : دودھ آدمی کا جزء ہے اور ہر آدمی اپنے تمام اجزاء کے ساتھ بیع کی حقارت سے محفوظ ہے ۔

نوٹ : امام ابویوسف کے نزدیک باندی کے دودھ کی بیع جائز ھے ۔

25 :- خنزیر کے بال پانی میں گرجائیں تو پانی نجس ہو گا یا نہیں۔

عند امام محمد : خنزیر کے بال پانی میں گرجائیں تو پانی نجس نہیں ہو گا۔
دلیل : بالوں سے نفع کا جائز ہونا طھارت کی دلیل ہے ۔
عند ابی یوسف : خنزیر کے بال پانی میں گرجائیں تو پانی نجس ہوجائے گا۔
دلیل : بالوں سے نفع کا جواز ضرورت کی وجہ سے ہے اور یہ ضرورت پانی میں نہیں۔

26 :- مشتری نے باندی خریدی اور بائع کے ثمن وصول کرنے سے پہلے ہی باندی اسے فروخت کردی تو یہ بیع ثانی جائز ہے یا نہیں ۔

عند الشوافع : یہ بیع ثانی جائز ہے ۔
دلیل : کیونکہ مشتری کی ملک قبضے سے تام ہوچکی ہے لھذا بائع کو فروخت کرنا اور اس کے علاوہ کو فروخت کرنا برابر ہے۔

عند الاحناف : یہ بیع ثانی جائز نہیں۔
دلیل : اس مسئلہ پر حضرت عائشہ سیدہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کا عدم جواز کا قول موجود ھے۔

27 :- مسلمان نے نصرانی کو شراب بیچنے یا خریدنے کا حکم دیا تو یہ جائز ہے یا نہیں ۔

عند الصاحبین : یہ وکالت جائز نہیں ۔
دلیل : مؤکل اس کا اہل نہیں تو وہ اپنے غیر کو کس طرح اسکا وکیل بنا سکے گا۔
عند امام اعظم : یہ وکالت جائز ہے ۔
دلیل : اس مسئلے میں نصرانی اپنی اہلیت و ولایت کے ساتھ عاقد یعنی وکیل بن سکتا ہے کیونکہ یہ نصرانی اس بات کا اہل ہے کہ وہ شراب کی بیع و شراء کر سکے ۔

28 :- جس شخص نے نیروز، مہرجان تک بیع کی پھر اس مدت کو ساقط کر دیا قبل اس سے کہ کھیتی آتی یا حاجی آتے تو کیا بیع جائز ہو گی یا نہیں۔

عند زفر : بیع جائز نہیں ہو گی۔
دلیل : عقد فاسد عقد صحیح کی طرف منقلب نہیں ہو سکتا۔
عند الاحناف : بیع جائز ہو گی۔
دلیل : اس مسئلے میں فساد جھگڑے کی وجہ سے تھا جو کہ پختہ ہونے سے پہلے ختم ہو گیا اور یہاں جہالت شرط زائد میں ہے نہ کہ اصل عقد میں لھذا اسقاط بھی ممکن ہوا۔

29 :- اگر کسی شخص نے غلام اور مدبر یا اپنے اور غیر کے غلام کو جمع کر کے بیچ دیا تو بیع درست ہو گی یا نہیں۔

عند زفر : بیع دونوں صورتوں میں فاسد ہے۔
دلیل : تسمیہ کا عمداً ترک کرنا مردار کی مثل ہے۔
عند الاحناف : بیع صرف خالص غلام میں جائز ہو گی ۔
دلیل : اس مسئلے میں فساد بقدر مفسد ہے لھٰذا یہ فساد قِن یعنی خالص غلام کی طرف متعدی نہیں ہو گا۔

30 :- بیع فاسد ملک کا فائدہ دیتی ہے یا نہیں۔

عند الشوافع : بیع فاسد ملک کا فائدہ نہیں دے گی اگرچہ مشتری مبیع پر قبضہ کر لے۔
دلیل : کیونکہ بیع فاسد ممنوع ہے اور ممنوعہ چیز سے ملک جیسی نعمت حاصل نہیں ہو سکتی۔
عند الاحناف : بیع فاسد میں مبیع اور ثمن مال ہوں تو مشتری مبیع کا مالک ہو گا۔
دلیل : بیع کا رکن یعنی ایجاب و قبول وہ اہل سے محل میں صادر ہوا ہے لہذا قول بیع کے انعقاد کا واجب ہو گیا اور ان دونوں کے اہل ہونے میں اور مبیع کے محل ہونے میں کوئی خفاء نہیں ۔

31 :- بیع فاسد کے طور پر گھر کی بیع کی اور مشتری نے اس پر عمارت بنوالی تو کیا حکم ہو گا۔

عند الصاحبین : عمارت کو توڑ دیا جائے گا اور گھر بائع کو لوٹا دیا جائے گا۔
دلیل : اس مسئلے میں حق شفیع جو کہ بائع کے حق سے اضعف ہے وہ باطل نہیں ہو رہا ہے تو بائع کا حق بدرجہ اتم باقی رہے گا۔
عند امام اعظم : بیع فاسد کے طور پر گھر کی بیع کی اور مشتری نے اس پر عمارت بنوالی تو مشتری پر قیمت لازم ہوگی۔
دلیل : عمارت بنوانا ان چیزوں میں سے ہے کہ جسکے ذریعے ہمیشہ رہنے کا ارادہ کیا جاتا ہے اور اس مسئلے میں عمارت کا تسلط بائع کی طرف سے حاصل ہوا ہے لہذا لوٹانے کا حق ساقط ہوگیا۔

32 :- زمین کی بیع قبضہ کرنے سے پہلے جائز ہے یا نہیں -

عند محمد :- زمین کی بیع قبضے سے پہلے جائز نہیں۔
دلیل: حدیث پاک کے مطلق ہونے کی وجہ سے اور منقولہ اشیاء پر قیاس کرتے ہوئے -
عند الشیخین : زمین کی بیع قبضے سے پہلے جائز ہے ۔
دلیل : بیع کا رکن یعنی ایجاب و قبول اہل سے محل میں صادر ہوا ہے لھذا بیع کے انعقاد کا قول واجب ہو گا اور اس بیع کے انعقاد میں کوئی دھوکہ بھی نہیں۔

33:- اقالہ کی اصل کے بارے میں ائمہ ثلاثہ کا مذہب

عند محمد : اقالہ کی اصل فسخ ہے اگر فسخ بنانا متعذر ہو تو اسے بیع بنا دیا جائے گا اور اگر بیع بنانا ممکن نہ ہو تو اسے باطل قرار دیا جائے گا۔
دلیل : لغت میں اقالہ کی وضع فسخ کے لیے ہے تو جب فسخ متعذر ہو گا تو اسے بیع پر محمول کیا جائے گا۔
عند ابی یوسف : اقالہ کی اصل بیع ہے اگر بیع بنانا ممکن نہ ہو تو فسخ بنایا جائے گا اور اگر فسخ ممکن نہ ہو تو پھر اقالہ باطل ہو گا۔
دلیل : اقالہ کہتے ہیں مبادلۃ المال بالمال بالتراضی کو اور یہی بیع کی تعریف ہے لھذا اقالہ میں بھی بیع والا اعتبار ہو گا۔
عند ابی حنیفہ : اقالہ کی اصل عاقدین کے حق میں فسخ ہے اور عاقدین کے علاوہ کے حق میں بیع جدید ہے اور جب اسے فسخ بنانا متعذر ہو تو اقالہ باطل ہو گا۔
دلیل : لفظ اقالہ فسخ اور رفع کی خبر دیتا ہے اور اصل یہ ہے کہ الفاظ کو انکے مقتضائے حقیقی میں عمل دیا جائے لہذا اسی پر عمل کریں گے۔

مذکورہ تفصیل کے مطابق چند مسائل مذکور ہیں۔

1) اگر کسی نے ثمن اول کی جنس کے خلاف سے اقالہ کیا تو امام اعظم کے نزدیک اقالہ فسخ ہو گا اور تسمیہ لغو ہو جائے گی جبکہ صاحبین کے نزدیک یہ بیع ہو گی۔
2) اگر مبیع نے بچہ جن دیا پھر اقالہ کیا تو امام اعظم کے نزدیک اقالہ باطل ہو گا جبکہ صاحبین کے نزدیک اقالہ بیع بن جائے گا۔

34 :- اگر مشتری بیع مرابحہ اور تولیہ میں خیانت پر مطلع ہوا تو اب کیا حکم ہو گا۔

عند محمد : مشتری کو دونوں صورتوں خیار ملے گا خواہ بیع مرابحہ ہو یا تولیہ۔
دلیل : تولیہ اور مرابحہ کا ذکر کرنا اس بات میں رغبت دلاتا ہے کہ مبیع سلامت ہے اور دھوکہ کا شبہ نہیں لھذا اس چیز کے فوت ہونے پر اسے اختیار دیا جائے گا۔
عند ابی یوسف : مشتری دونوں صورتوں میں بقدر خیانت کمی کرے گا۔
دلیل : خیانت کی مقدار جب عقد اول میں ثابت نہیں تو عقد ثانی میں اسکا اثبات بھی ممکن نہیں لھذا خیانت کی مقدار کمی کی جائے گی۔
عند ابی حنیفہ : مرابحہ والی صورت میں مشتری کو خیار ہو گا چاہے تو لے لے اور اگر چاہے تو ترک کردے اور تولیہ والی صورت میں بقدر خیانت کمی ہو گی۔
دلیل : کیونکہ اگر تولیہ میں کمی نہ کی تو تولیہ باقی نہ رہے گا وہ تو مرابحہ ہو جائے گا اور اگر مرابحہ میں کمی نہ کریں تو کوئی حرج نہیں لھذا اسے اختیار ملے گا ۔

35:- مبیع اور ثمن میں کمی و زیادتی کس کے ساتھ لاحق ہو گی۔

عند الشافعی و زفر: کمی و زیادتی اصل عقد کے ساتھ لاحق نہیں ہو گی بلکہ اسے ابتداءً صلہ (تحفہ) شمار کیا جائے گا۔
دلیل :- کمی و زیادتی کو اصل عقد کے ساتھ لاحق نہیں کیا جا سکتا ہے لھٰذا اسے نیا احسان شمار کیا جائے گا۔
عند الاحناف : کمی و زیادتی اصل عقد کے ساتھ لاحق ہو گی۔
دلیل : بائع اور مشتری نے عقد کو ایک وصف مشروع سے دوسرے وصف مشروع کی طرف پھیرا ہے تو جب ان دونوں کے لیے اقالہ کی ولایت حاصل ہے تو لا محالہ تغییر یعنی پھیرنے کی ولایت بھی حاصل ہو گی۔

36:- ربا ثابت کرنے والے وصفوں میں کوئی ایک پایا جائے تو تفاضل اور ادھار کا کیا حکم ہو گا۔
عند الشوافع : فقط جنس کا پایا جانا ادھار کو حرام نہیں کرتا۔
دلیل :- کیونکہ مال کا نقدی ہونا یا نہ ہونا زیادتی کے شبہہ کو ثابت نہیں کرتا لھذا بیع جائز ہو گی۔
عند الاحناف :- اگر صرف ایک علت پائی جائے تو تفاضل جائز اور ادھار حرام ھے۔
دلیل :- قدر اور جنس کی طرف نظر کریں تو یہ مال ربا میں سے ہے جب یہ مال ربا میں سے ہے تو اس کے لیے شبہہ ربا بھی ثابت ہو گا اور شبہہ ربا بیع کے جائز ہونے کو مانع ہے لھٰذا یہ حقیقت کی مثل ہو گا۔

37 :- ایک فلس کی دو فلس کے بدلے میں بیع جائز ہے یا نہیں۔

عند محمد : ایک فلس کی دو فلس کے بدلے میں بیع جائز نہیں ۔
دلیل :- کیونکہ ان کے لیے ثمنیت کل لوگوں کے اتفاق سے ثابت ہے لہذا ان کے باطل کرنے سے باطل نہ ہوگی۔
عند الشیخین : ایک فلس کی دو فلس کے بدلے میں بیع جائز ہے۔
دلیل : ثمنیت ان کے اتفاق سے باطل ہوچکی ہے کیونکہ انکے علاوہ کو اس پر ولایت حاصل نہیں ۔

38 :- آٹا کی بیع ستو کے عوض میں کرنا تفاضلا یا متساویا۔

عند الصاحبین : آٹے کی بیع ستو کے عوض میں تفاضلا اور متساویا دونوں طرح جائز ھے۔
دلیل : کیونکہ یہ دونوں مختلف الجنس ہیں اور ان کے مقصود بھی مختلف ہیں لھٰذا بیع جائز ہوگی۔
عند امام اعظم : تفاضلا اور متساویا دونوں طرح جائز نہیں ھے۔
دلیل : جب ان کی اصل میں اسطرح بیع جائز نہیں تو اجزاء میں بھی بیع جائز نہ ہوگی۔

39 :- گوشت کی بیع زندہ حیوان کے بدلے میں کرنا جائز ہے یا نہیں ۔

عند محمد : گوشت کی بیع زندہ حیوان کے بدلے میں کرنا جائز ہے ۔
دلیل : اس مسئلے میں موزونی چیز کی بیع اس چیز کے بدلے میں بیع کی جارہی ہے جو موزونی نہیں لہذا بیع کرنے میں کوئی حرج نہیں۔
عند الشیخین : یہ بیع اس وقت جائز ہے جب کٹا ہوا گوشت زیادہ ہو ۔
دلیل : اگر کٹا ہوا گوشت زیادہ نہ ہو تو ربا ثابت ہو گا ۔

40 :- تر کھجوروں کی خشک کھجوروں کے بدلے برابر برابر بیع جائز ہے یا نہیں۔

عند الصاحبین : تر کھجوروں کی خشک کھجوروں کے بدلے برابر برابر بیع جائز نہیں۔
دلیل : حضور پاک نے اس سے منع فرمایا۔
عند ابی حنیفہ : تر کھجوروں کی خشک کھجوروں کے بدلے برابر برابر بیع جائز ہے ۔
دلیل : حضور پاک نے رطب کو تمر کا نام ارشاد فرمایا اس سے پتہ چلا کہ رطب تمر ہی کو کہتے ہیں لھذا بیع مثلا بمثلٍ جائز ہے۔

41:- دو مختلف جانور کے دودھ کی بیع کمی پیشی کے ساتھ جائز ہے یا نہیں۔

عند الشوافع:- دو مختلف جانور کے دودھ کی بیع کرنا کمی پیشی کے ساتھ جائز نہیں۔
دلیل: کیونکہ مقصود کے متحد ہونے کی وجہ سے دودھ جنس واحد ہے۔
عند الاحناف: دو مختلف جانور کے دودھ کی بیع کرنا کمی پیشی کے ساتھ بیع جائز ہے۔
دلیل:- اس مسئلے میں اصول یہ ھے کہ جن جانوروں کو آپس میں ملا کر زکوۃ کا نصاب پورا کیا جاتا ہے وہ ایک جنس میں شمار ہوں گے اور وہاں کمی و بیشی جائز نہ ہوگی۔ اور جن جانوروں کو آپس میں ملا کر زکوۃ کا نصاب پورا نہیں کیا جاتا ہے وہ ایک جنس میں شمار نہیں ہوں گے اور وہاں کمی و بیشی جائز ہوگی۔

42:- مسلمان اور حربی کافر کے درمیان دار الحرب میں سود ہوگا یا نہیں۔

عند ابی یوسف و الشافعی: مسلمان اور حربی کافر کے درمیان دار الحرب میں ربوٰا ہوگا۔
دلیل: مستامن پر قیاس کرتے ہوئے۔
عند الاحناف: مسلمان اور حربی کافر کے درمیان دار الحرب میں کوئی ربوٰا نہیں ہوتا۔
دلیل: حدیث پاک اس کے جواز پر موجود ہے اور اس وجہ سے کہ حربی کا مال مسلمان کے حق میں مباح ہے لھذا وہ جس طرح چاہے اسے لے سکتا ہے۔

امام شافعی اور مصائب کے پہاڑ

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ :- حضرتِ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اپنے ابتدائی حالات بیان کرتے ہیں کہ میں ایک یتیم بچہ تھا ، والدہ ماجدہ نے مدرسے میں داخل کروادیا لیکن گھر میں اتنا بھی نہ تھا کہ استاد کی خدمت کی جاتی ۔ خوش قسمتی سے استاد اس بات پر راضی ہوگئے کہ جب باہر تشریف لے جائیں گے تو میں لڑکوں کی نگرانی کیا کرونگا ۔ اسی طرح جب میں نے قرآن پاک کی تعلیم مکمل کر لی تو علماء کے حلقوں میں حاضری دینے لگا جو بھی حدیث یا مسئلہ سن لیتا فوری یاد ہوجاتا ۔ والدہ محترمہ اس قدر غریب تھیں کہ کاغذ کی قیمت بھی مہیا نہ کر سکتی تھیں۔ مجبورا چکنی ہڈیاں تلاش کرتا، اگر کوئی ہڈی دستیاب ہوجاتی تو اس پر لکھنا شروع کردیتا ۔ جب وہ تحریر سے بھر جاتی، تو اسے گھر کے ایک گھڑے میں محفوظ کرلیتا ۔ اس طرح میری تعلیم چل رہی تھی کہ اتفاق سے یمن کا ایک گورنر مکہ آیا ۔ بعض قرشیوں نے اس کے ہاں میری سفارش کی کہ مجھے کوئی کام سونپ دے ۔ وہ کام دینے پر راضی ہوگیا لیکن والدہ محترمہ کے پاس اتنی گنجائش کہاں تھی کہ اپنی حیثیت درست کرکے گورنر کے ساتھ یمن کا سفر کرسکتا ۔ والدہ محترمہ نے سولہ دینار میں اپنی چادر رہن رکھ کر رقم میرے حوالہ کردی اور میں گورنر کے ساتھ یمن روانہ ہوگیا ۔

(علامہ ابن عبد البر: جامع بیان العلم و فضلہ ، ص 81)

کتبہ: نیاز رضا عطاری

21 اگست 2023 بروز پیر شریف